O

اب جو رسوائی کے میلے میں بلائے ہوئے ہیں
ہم بھی پھر درد کی پینگوں کو چڑھائے ہوئے ہیں

کچھ ستارے ہیں جو آنکھوں میں ٹکائے ہوئے ہیں
غم کے کچھ نوحے بھی شعروں میں سجائے ہوئے ہیں

تم نے تو کہہ کے کئی لفظ بھلائے ہوئے ہیں
ہم نے سینے میں وہی زخم چھپائے ہوئے ہیں

ہم یونہی آنکھ میں آنسو نہیں لائے ہوئے ہیں
پسلیاں دل کو شکنجے میں دبائے ہوئے ہیں

https://emad-ahmad.com/

اب کے تنہائی پہ اپنی کوئی افسوس نہیں
پہلے رشتے بھی کلیجے سے لگائے ہوئے ہیں

دارِ فانی میں کئی کام ابھی باقی ہیں
اور فرشتے مجھے لے جانے کو آئے ہوئے ہیں

چل کسی اور بہانے مجھے زخمی کر دے
تو نے کچھ تیر ابھی اور بچائے ہوئے ہیں

دل کے آزار کو اندر ہی چھپا کر رکھیے
آپ نے کس لیے یہ زخم سجائے ہوئے ہیں

تم سے پہلے بھی کئی عاقل و دانا آئے
وقت نے کتنے ہی مجنون بنائے ہوئے ہیں

https://emad-ahmad.com/

ہم نے درپردہ کئی بار منایا ہے اسے
آپ جو دیکھ رہے ہیں وہ دِکھائے ہوئے ہیں

اب یہ اک چھوٹی سی تکلیف پہ پرسش کیسی؟
آپ نے زخم مرے دل پہ لگائے ہوئے ہیں

کچھ رویے ہیں جو تکلیف کا باعث ہیں بہت
گرچہ اخلاق کے پردے میں چھپائے ہوئے ہیں

نرم گفتار مگر درد سے عاری یہ لوگ
جیسے سکھلائے نہیں، صرف سدھائے ہوئے ہیں

دھوپ کی سختی کو جھیلا ہے کئی بار عماد
ہم کئی بار کئی لوگوں پہ سائے ہوئے ہیں